بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28؍ جنوری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ. الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ. مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ. اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ. اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ. صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ. غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ .

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکرؓ کا ذکر ہو رہا تھا، آج بھی یہی ذکر چلے گا۔ غزوہ حمراء الاسد کے بارے میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہفتے کے دن احد سے تشریف لائے تو اگلے ہی روز علی الصبح حضرت عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے قریش کے دوبارہ حملے سے متعلق مشاورت اور تیاری کی خبر دی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے مشورے کے بعد دشمن سے مقابلے کے لیے روانگی کا فیصلہ کیا اور اعلان کروادیا کہ ہمارے ساتھ وہی نکلے جو گذشتہ روز لڑائی میں شامل تھا۔ اس موقعے پر آپؐ نے اپنا جھنڈا حضرت علیؓ یا ایک اور روایت کے مطابق حضرت ابو بکرؓ کے سپرد فرمایا۔ مسلمانوں کا یہ قافلہ ابھی مدینے سے آٹھ مِیل کے فاصلے پر حمراء الاسد ہی پہنچا تھا کہ مشرکین نے خوف محسوس کرتے ہوئے مدینے کا ارادہ ترک کر دیا اور واپس مکّے روانہ ہوگئے۔

غزوہ بنو نضیر چار ہجری میں ہوا۔ نبی کریم ﷺ دس صحابہ بشمول حضرت ابو بکرؓ بنو عامر کے دو مقتولوں کی دیت وصول کرنے یہودیوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپؐ کو کھانے کی پیش کش کی۔ حضور ﷺ ایک دیوار کے ساتھ بیٹھے تھے کہ یہودیوں نے آپس میں سازش کی کہ آنحضرت ﷺ کو ختم کرنے کا اس سے بہتر موقع نہیں ملے گا۔ عمرو بن جحاش نے یہ حامی بھری کہ وہ مکان کی چھت پر چڑھ کر آپؐ پر ایک بڑا پتھر گرا دے گا۔ سلام بن مشکم نامی ایک سردار نے یہود کو اس ارادے سے باز رہنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ یہ بدعہدی ہے اور جو کچھ تم سوچ رہے ہو انہیں ضرور اس کی خبر مل جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آنحضرت ﷺ کے پاس آسمان سے اس سازش کی خبر آگئی، حضور ﷺ فوراً اپنی جگہ سے اٹھے اور اپنے ساتھیوں کو وہیں چھوڑ کر تیزی سے مدینے تشریف

لے آئے۔ آپؐ نے حضرت محمد بن مسلمہ کو بنو نضیر کے پاس اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ تم میرے شہر سے نکل جاؤ کیونکہ جو منصوبہ تم لوگوں نے بنایا تھا وہ غداری تھی۔ آنحضرت ﷺ نے یہود کو دس روز کی مہلت دی۔ یہودیوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم اپنا وطن نہیں چھوڑیں گے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے بنو نضیر کے قلعوں کا سختی کے ساتھ محاصرہ کیا اور ان کی مدد کے لیے کوئی نہ آیا۔ خدا تعالیٰ نے یہودیوں کے دلوں پر ایسا رعب ڈالا کہ آخر وہ جلاوطنی کے لیے تیار ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی اجازت سے غزوہ بنو نضیر سے حاصل ہونے والا مالِ غنیمت مہاجرین میں تقسیم کر دیا تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اے انصار کی جماعت اللہ تمہیں جزائے خیر عطا کرے۔

غزوہ بدرالموعد چار ہجری کا واقعہ ہے۔ ابو سفیان نے احد سے واپسی پر اعلان کیا تھا کہ آئندہ سال ہماری ملاقات بدر الصفراء کے مقام پر ہو گی ہم وہاں جنگ کریں گے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا اسے کہو ان شاء اللہ۔ بدر مدینے سے جنوب مغرب میں 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں اس جگہ ہر سال یکم ذی قعدہ سے آٹھ روز تک ایک بڑا میلہ لگا کرتا تھا۔ اگلے سال جب وعدے کا وقت نزدیک آیا تو ابو سفیان مقابلے سے گھبرانے لگا اور تمام عرب میں یہ بات مشہور کر دی کہ وہ مسلمانوں سے مقابلے کے لیے بہت بڑا لشکر تیار کر رہا ہے تاکہ مسلمان اس تیاری کی خبر سے گھبرا جائیں اور مقابلے کے لیے نہ آئیں۔ ایک روایت کے مطابق حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کرے گا اپنے نبی ﷺ کو عزت دے گا۔ ہم نے قوم کے ساتھ وعدہ کیا تھا اور ہم اس کی خلاف ورزی پسند نہیں کرتے۔ وہ یعنی کفار اسے بزدلی شمار کریں گے۔ آپؐ وعدہ کے مطابق تشریف لے چلیں۔ بخدا اس میں ضرور بھلائی ہے۔ یہ جذبات سن کر آپؐ بہت خوش ہوئے۔ آنحضور ﷺ پندرہ سو صحابہ کے ساتھ بدر روانہ ہوئے لیکن ابو سفیان لشکر کے ساتھ وہاں نہ آیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ اسلامی لشکر آٹھ دن بدر میں ٹھہرا رہا یہاں صحابہ نے میلے میں تجارت کر کے کافی نفع کمایا حتیٰ کہ اپنے راس المال کو دوگنا کر لیا۔

غزوہ بنو مصطلق شعبان پانچ ہجری میں ہوا۔ غزوہ بنو مصطلق کا دوسرا نام غزوہ مریسیع بھی ہے۔ آنحضور ﷺ تک یہ خبر پہنچی تھی کہ بنو مصطلق نے مسلمانوں پر حملے کا ارادہ کیا ہے اس پر حضور ﷺ نے سات سو اصحاب کے ساتھ پیش قدمی فرمائی۔ ایک روایت کے مطابق اس موقع پر مہاجرین کا جھنڈا حضرت ابو بکرؓ کے پاس تھا۔

واقعہ افک یعنی حضرت عائشہؓ بنتِ حضرت ابو بکرؓ پر منافقین کی طرف سے تہمت لگائے جانے کا واقعہ غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر پیش آیا۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی روایت کے مطابق اس غزوے سے واپسی پر

ایک رات حضرت عائشہؓ قضائے حاجت کے لیے گئیں۔ جب آپؓ واپس آئیں تو آپ نے اپنا اظفار کے نگینوں کا ہار گم پایا۔ آپؓ ہار تلاش کرنے گئیں اور جب واپس آئیں تو لشکر روانہ ہو چکا تھا۔ صفوان بن معطل ذکوانی جو لشکر کے پیچھے تھے انہوں نے آپؓ کو احترام کے ساتھ اونٹنی پر سوار کرایا اور لشکر سے آملے۔ مدینے پہنچ کر آپؓ بیمار ہو گئیں اور منافقین میں طرح طرح کی باتیں پھیل گئیں۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ مَیں ان سب باتوں سے بے خبر تھی لیکن مجھے بیماری میں یہ بات بے چین کرتی کہ مَیں نبی کریم ﷺ سے وہ مہربانی نہ دیکھتی تھی۔ جب آپؓ کو اس بات کا علم ہوا تو آپؓ کی بیماری اور بڑھ گئی چنانچہ آپؓ حضور ﷺ کی اجازت سے اپنے والدین کے گھر آ گئیں۔ حضور ﷺ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ اور حضرت علیؓ سے اس معاملے کے متعلق رائے لی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مَیں سارا دن روتی رہتی اور میرے آنسو نہ تھمتے نہ مجھے نیند آتی۔ ایک مہینہ اسی طرح گزرا اور پھر ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ! اگر تم بَری ہو تو اللہ ضرور تمہاری بریت فرمائے گا اور اگر تم سے کوئی لغزش ہو گئی ہے تو اللہ سے مغفرت مانگو اور توبہ کرو۔ حضرت عائشہؓ نے اپنے والدین کو خاموش پا کر عرض کیا کہ بخدا! مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ بات آپ لوگوں کے دلوں میں بیٹھ گئی ہے۔ اللہ کی قسم! مَیں اپنی اور آپ لوگوں کی مثال یوسف کے باپ کی سی پاتی ہوں جنہوں نے کہا تھا کہ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ۔ یعنی اچھی طرح صبر کرنا ہی میرے لیے مناسب ہے اور جو بات تم بیان کرتے ہو اس کے تدارک کے لیے اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے۔ اس کے فوری بعد رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور جب وحی کی کیفیت جاتی رہی تو آپؐ تبسّم فرما رہے تھے اور پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ کی تعریف بیان کرو کہ جس نے تمہاری بریت فرمائی۔ حضرت عائشہؓ کی والدہ نے کہا کہ اے عائشہ! اٹھو اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم! مَیں آپ ﷺ کے پاس نہیں جاؤں گی اور اللہ کے سِوا کسی کی حمد نہیں کروں گی۔

حضرت ابو بکرؓ جو مسطح بن اثاثہ کو بوجہ قریبی رشتے داری کے خرچ دیا کرتے تھے جب اللہ نے حضرت عائشہؓ کی بریت نازل فرمادی تو حضرت ابو بکرؓ نے قسم کھائی کہ وہ آئندہ مسطح بن اثاثہ کو خرچ نہیں دیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تم میں سے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے مسطح کا خرچ دوبارہ شروع کر دیا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اخلاق میں یہ داخل رکھا ہے کہ وہ وعید کی پیشگوئی کو توبہ و استغفار اور دعا اور صدقہ سے ٹال دیتا ہے اسی طرح انسان کو بھی اس نے یہی اخلاق سکھائے ہیں۔ جیسا کہ قرآن

شریف اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت جو منافقین نے محض خباثت سے خلاف واقعہ تہمت لگائی تھی اس تذکرہ میں بعض سادہ لوح صحابہ بھی شریک ہو گئے تھے۔ ایک صحابی ایسے تھے کہ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے دو وقتہ روٹی کھاتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے ان کی اس خطا پر قسم کھائی تھی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا کہ میں اس بے جا حرکت کی سزا میں اس کو کبھی روٹی نہیں دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (یعنی: اور چاہیئے کہ وہ عفو سے کام لیں اور درگذر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرے۔ اور اللہ بہت معاف کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔) تب حضرت ابو بکرؓ نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور بدستور روٹی لگا دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اسی بنا پر اسلامی اخلاق میں یہ داخل ہے کہ اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اس کا توڑنا حسنِ اخلاق میں داخل ہے۔ مثلاً اگر کوئی اپنے خدمت گار کی نسبت قسم کھائے کہ میں اس کو ضرور پچاس جوتے ماروں گا تو اس کی توبہ اور تضرع پر معاف کرنا سنت اسلام ہے تا تخلق باخلاق اللہ ہو جائے مگر وعدہ کا تخلف جائز نہیں۔ ترکِ وعدہ پر باز پرس ہو گی مگر ترکِ وعید پر نہیں۔

قریشِ مکّہ اور مسلمانوں کے درمیان تیسرا بڑا معرکہ غزوۂ احزاب شوّال پانچ ہجری میں ہوا۔ بنو نضیر کے یہود جلاوطنی کے بعد خیبر چلے گئے تھے۔ وہاں جاکر انہوں نے قریشِ مکّہ اور دیگر عرب قبائل سے معاہدے کیے اور دس ہزار کا لشکر تیار کر لیا۔ جب یہ خبر حضور ﷺ کو ملی تو آپؐ نے مشاورت کی اور حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے سے مدینے کی شمالی سمت جو کھلی تھی چھ دن میں اُس جانب تقریباً ساڑھے تین مِیل خندق کھودی گئی۔ خندق کھودنے میں کوئی مسلمان پیچھے نہ رہا۔ جب حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو ٹوکریاں نہ ملتیں تو جلدی میں اپنے کپڑوں میں مٹی منتقل کرتے۔ حضرت ابو بکرؓ مسلمانوں کے ایک حصّے کی قیادت کر رہے تھے اور بعد میں اس جگہ ایک مسجد بنا دی گئی جسے مسجدِ صدیق کہا جاتا تھا۔

حضرت ابو بکرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مختار احمد گوندل صاحب، مکرم میر عبد الوحید صاحب اور مکرم سیّد وقار احمد صاحب آف امریکہ کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ حضور انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ